از عدالتِ عظمیٰ

یونین آف انڈیا

بنام

بنت رام (متوفی) بذریعہ قانونی نمائندگان وغیرہ

تاریخ فیصلہ: 22 اپریل 1996

[کے راماسومی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

حصول اراضی کا قانون، 1894:

دفعات 3 (ڈی)، 18، 26، 28 اے، 54 - معاوضہ دفعہ 28 اے کے تحت دوبارہ تعین کے لیے درخواست - دفعہ 54 کے تحت عدالت عالیہ کے فیصلے کے بعد جھوٹ نہیں بولیں گے - چونکہ دفعہ 28 اے کے تحت کلکٹر کی طرف سے منظور رٹ پٹیشن اختیار سے مبرا پایا جاتا ہے، اس لیے توہین عدالت کے درد پر بھی رقم کی ادائیگی حکومت کو ایوارڈ کے جواز پر حملہ کرنے سے محروم نہیں کرتی ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 7757، سال 1996 وغیرہ۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

رٹ پٹیشن نمبر 10987، سال 1998 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے مورخہ 13.7.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے اے ایس نمبیار، ڈبلیو اے کدری، انیل کٹیار۔

جواب دہندگان کے لیے ڈاکٹر راجیو دھون، راجیو گرگ، این ڈی گرگ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف کے فاضل وکلاء کو سنا ہیں۔

حصول اراضی کے قانون، 1894 (مختصر طور پر 'ایکٹ') کی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن 10 جولائی 1979 کو شائع کیا گیا تھا۔ دفعہ 11 کے تحت یہ ایوارڈ 13 مارچ 1981 کو دیا گیا تھا۔ جواب دہندگان کو بغیر کسی احتجاج کے معاوضہ مل گیا۔ غیر مطمئن دعویداروں نے دفعہ 18 کے تحت درخواست دائر کی۔ حوالہ پر، 6 نومبر 1985 کو دفعہ 26 کے تحت معاوضے میں اضافہ کیا گیا تھا۔ اس سے ناخوش ہو کر دعویداروں نے عدالت عالیہ میں اپیل کی۔ 21 مئی 1987 کو عدالت عالیہ نے معاوضے میں مزید اضافہ کیا۔ جواب دہندگان نے 4 دسمبر 1987 کو ایکٹ کی دفعہ 28-اے کے تحت درخواست دائر کی۔ کلکٹر نے 28 فروری 1989 کے ایک فیصلے کے ذریعے عدالت عالیہ کے فیصلے کی بنیاد پر معاوضے کا تعین کیا۔ جب رٹ پٹیشن میں ایوارڈ پر سوال اٹھایا گیا تو عدالت عالیہ نے 13 جولائی 1994 کو رٹ پٹیشن نمبر 10987/93 میں متنازعہ حکم کے ذریعے پٹیشن کو مسترد کر دیا۔ اس طرح، مذکورہ حکم کے خلاف اپیل۔

مدعا علیہ کے سینئر وکیل ڈاکٹر راجیو دھون نے دلیل دی ہے کہ دفعہ 28 اے کا اطلاق نہ صرف تب ہو گا جب عدالت دفعہ 26 کے تحت کوئی فیصلہ دے گی بلکہ اس وقت بھی ہو گا جب عدالت عالیہ ایکٹ کی دفعہ

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

54 کے تحت فیصلہ دے۔ ہمیں اس دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ دفعہ 28 اے خود خاص طور پر باب III کے اطلاق سے مراد ہے؛ دوسرے لفظوں میں، باب III دفعہ 18 کے تحت عدالت میں کیے گئے حوالہ پر لاگو ہوگا۔ حاشیہ نوٹ عدالت کے فیصلے کی بنیاد پر معاوضے کے از سر نو تعین کی نشاندہی کرتا ہے۔ دفعہ 3 (ڈی) "عدالت" کی تعریف کرتا ہے جس کا مطلب اصل دائرہ اختیار کی پرنسپل دیوانی عدالت یا خصوصی عدالتی افسر کی عدالت ہے۔ سیکشن 28 اے کی ذیلی دفعہ (1) میں "درخواستوں کی اجازت دینے" کا تصور کیا گیا ہے، یعنی حصہ III میں سیکشن 18 کے تحت دائر حوالہ درخواست۔ مزید برآں دفعہ 54 ایکٹ کے باب VIII میں آتی ہے۔ لہذا، اپیلٹ عدالت / ہائی کورٹ کا فیصلہ اور ڈگری سیکشن 28 اے میں مذکور عدالت کے فیصلے کا احاطہ نہیں کرتا ہے۔ تنازعہ اب ریز انٹیگرا نہیں ہے۔ بابو رام اور دیگران بنام ریاست یو پی اور دیگران میں، [1995] 2 ایس سی سی 689 اور اس کے بعد دیگران فیصلوں کے میزبان میدان کا احاطہ کرتے ہیں۔ لہذا، یہ نتیجہ ناگزیر ہے کہ دفعہ 28 اے کے تحت معاوضے کے از سر نو تعین کی درخواست ایکٹ کی دفعہ 54 کے تحت عدالت عالیہ کے فیصلے کے بعد نہیں ہوگی۔

جواب دہندگان نے زیر بحث ایوارڈ کے نفاذ کے لیے رٹ پٹیشن دائر کی۔ 12 نومبر 1992 کو رٹ پٹیشن کی اجازت دی گئی اور توہین عدالت کی کارروائی میں یونین آف انڈیا کی طرف سے پیش ہونے والے وکیل نے توہین عدالت کے درد پر رقم جمع کرنے کا عہد کیا۔ اس بنیاد پر، یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ عدالت عالیہ کے حکم کو حتمی بننے کی اجازت دی گئی ہے، یہ یونین آف انڈیا کے لیے ایوارڈ کی مزاحمت کرنے کے لیے کھلا نہیں ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ مندرجہ بالا رٹ پٹیشن صرف پھانسی کے ذریعے تھی۔ چونکہ دفعہ 28 اے کے تحت کلکٹر کی طرف سے منظور کردہ حکم نامکمل پایا جاتا ہے، دائرہ

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اختیار سے مبرا ہونے کی وجہ سے، توہین کی تکلیف پر، یا یہاں تک کہ دوسری صورت میں بھی، رقم کی ادائیگی یونین آف انڈیا کو ایوارڈ کے جواز پر حملہ کرنے کا حق نہیں دیتی ہے۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ اپیل گزاروں کی طرف سے 1992 سے 1996 تک خامیاں ہیں اور اس لیے اس عدالت کو معاملے میں مداخلت کرنے سے انکار کر دینا چاہیے۔ ہمیں دلیل کو قبول کرنا مشکل لگتا ہے۔ چونکہ جواب دہندگان پہلے ہی اصل حکم کے خلاف خصوصی چھوٹ کی درخواست دائر کر چکے ہیں، اس لیے لاچ راستے میں رکاوٹ نہیں بنتے۔

اسی کے مطابق اپیلوں کی اجازت ہے۔ عدالت عالیہ کا حکم اور دفعہ 28 اے کے تحت ایوارڈ کو کالعدم قرار دیا گیا ہے۔ اپیل کنندگان رقم کی واپسی کے حقدار ہیں، اگر جواب دہندگان نے اسے پہلے ہی واپس لے لیا ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

اپیلوں کی اجازت ہے۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and integrity of this document